۲۹۔ نظریۂ تحریم شراب | اسلامی شریعت شراب کو مطلق حرام قرار دیتی ہے۔ اور اس بارے میں اتنی تشدد ہے کہ اس نے شراب نوشی کی سزا کو حدود میں شمار کیا ہے۔ یعنی ایسی سزا جو قطعی طور پر مقرر و متعین ہے۔ کوئی حاکم اس سزا کو یا اس سزا کے جرم کو معاف کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ نہ قاضی ہی کے لیے یہ جائز ہے کہ اس میں کمی یا تغیر و تبدل کرے، یا اس کا نفاذ روک دے۔

شریعت نے شراب کو یکبارگی حرام نہیں قرار دیا، بلکہ تدریجاً تحریم کا حکم نازل فرمایا ہے۔ اس لیے کہ عرب میں شراب نوشی بہت عام تھی۔ وہ اس کے رسیا تھے۔ نشہ ان کی زندگی کا لازمہ اور عیش و عشرت کا ایک جزبن کر رہ گیا تھا۔ حکمت تشریع کا یہ تقاضا تھا کہ ان حالات میں تدریج کا اصول ملحوظ رکھا جاتا۔ چنانچہ سب سے پہلی آیت جو اس سلسلے میں نازل ہوئی وہ یہ تھی:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنتُمْ سُكَارَىٰ حَتَّىٰ تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ۔

(النساء: ۴۳) "اے ایمان والو! نزدیک نہ جاؤ نماز کے جس وقت تم نشہ میں ہو۔ یہاں تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو"

گویا پہلا قدم یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے نشہ کی حالت میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔ اور نماز ایک لازمی فریضہ تھا، جس کا ادا کرنا ہر طرح ضروری تھا۔ اس طرح نشہ پیدا کرنے کی مقدار میں شراب کے استعمال کی آپ سے آپ ممانعت ہو گئی۔ اس لیے کہ فجر سے عشاء تک پانچ نمازیں انہیں اس حال میں پڑھنی تھیں کہ وہ نشہ سے پاک ہوں۔ غالباً اسی صورت حال نے انہیں نفس شراب کے بارے میں پوچھنے پر مجبور کیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے اس سوال کا جواب دیتے ہوئے تحریم کی علت اس طرح واضح فرمائی:۔

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۖ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا۔ (البقرہ: ۲۱۹)

"تجھ سے پوچھتے ہیں حکم شراب کا اور جوئے کا۔ کہدے ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور فائدے بھی ہیں لوگوں کو، اور ان کا گناہ بہت بڑا ہے ان کے فائدے سے"

اس طرح زمین ہموار کرنے اور نفوس کو شراب چھوڑنے پر آمادہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے قطعی طور پر تحریم کا حکم نازل فرمایا۔ ارشاد فرمایا :-

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥ إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَوٰةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ ٥ (المائدہ : ۹۰، ۹۱)

"اے ایمان والو! یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور پانسے سب گندے کام ہیں شیطان کے کام سے بچتے رہو، تاکہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ ڈالے تم میں دشمنی اور بیر بذریعہ شراب اور جوئے کے اور روکے تم کو اللہ کی یاد سے اور نماز سے سو اب بھی تم باز آؤ گے؟"

شریعت کی یہ نصوص انتہائی درجہ عمومیت اور لچک اپنے اندر رکھتی ہیں یہی خصوصیت ہے جس کی وجہ سے نزول شریعت کے وقت کے حالات میں بھی یہ کارآمد تھیں۔ اور آج پورے تیرہ سو سال گزرنے کے بعد بھی ان کی صلاحیت میں کوئی فرق نہیں آیا۔ یہی خصوصیت آنے والے زمانوں میں بھی ان کے کارآمد اور تطبیق کے قابل ہونے کی ضمانت ہے۔ یہ جو ہم کہتے ہیں کہ شریعت کسی ترمیم یا تبدیلی کو قبول نہیں کرتی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں اس کی گنجائش ہی نہیں رکھی گئی۔ اس کی نصوص اس طرز پر ڈھلی ہیں کہ انہیں بدلنے کی ضرورت ہی نہیں۔

پھر شریعت نے سوسائٹی کے خیالات کی ہم نوائی یا اس کی خواہشات کی تائید میں شراب کو حرام قرار نہیں دیا۔ اس دور کی سوسائٹی تو شراب کی تحریم کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔ شراب اس درجہ ان کے دلوں اور دماغوں پر مستولی تھی کہ ان کا اسے چھوڑنا آسان نہیں تھا۔ باوجود ان حالات کے شریعت نے شراب کو حرام قرار دیا تو محض اس لیے کہ ایک کامل اور دائمی شریعت کے لیے یہ ناگزیر تھا۔ اس کی شانِ کمال و دوام کا یہی تقاضا تھا۔ اس کا مقصد سوسائٹی کے رجحانات کی تائید کے بجائے اس کی سطح کو بلند کرنا اور اسے ترقی و کمال کی راہ پر ڈالنا تھا۔ آج اگر غیر اسلامی دنیا نے بھی

تحریم شراب کے بارے میں سوچنا شروع کیا ہے، اور دل و دماغ ایسے قانون کو قبول کرنے کے لیے تیار ہو رہے ہیں تو اس کے معنی یہ ہیں کہ شریعت نے اپنے دَور میں شراب کو حرام قرار دے کر اسے تیرہ سو سال سے زیادہ آگے بڑھا دینا چاہا تھا۔ اس دَور کے لوگوں کو اس نے وہ بات سمجھا دی تھی جسے وہ تیرہ صدیوں بعد سمجھ سکتے تھے۔

شریعت ساتویں صدی مسیحی سے دنیا کو نظریۂ تحریم شراب کی طرف بلا رہی ہے اور اسے تمام لوگوں پر حرام قرار دے رکھا ہے۔ لیکن اب سے کچھ پہلے تک بھی سوائے اسلامی ممالک کے کسی نے اس آواز پر کان نہیں دھرے۔ دنیا کے لیے تحریم شراب کا یہ نظریہ ایک اجنبی سی چیز بن کر رہا۔ دخترِ رز کی عشوہ طرازیاں انہیں اسی طرح اپنا مفتون بنائے رہیں۔ بالآخر جب علوم مادی نے بھی یہ ثابت کر دیا کہ شراب فی الحقیقت ام الخبائث ہے۔ وہ صحتوں کو بگاڑتی اور اضاعتِ مال کا سبب ہوتی ہے۔ نسل اور عقل کو کمزور کرتی اور قوتِ عمل کو نقصان پہنچاتی ہے، تو اس کے نتیجہ میں امتناعِ مسکرات کی تحریک اُٹھی، اور آہستہ آہستہ زور پکڑتی گئی۔ اس کے لیے جماعتیں بنیں، مال جمع ہوا۔ مختلف اخبار نکلے۔ یہاں تک کہ اس تحریک نے قابلِ لحاظ حد تک کامیابی حاصل کر لی۔ اور کوئی ملک ایسا نہیں رہا۔ جس میں تحریکِ ترکِ مسکرات کی علم بردار مضبوط جماعتیں نہ ہوں۔ انہیں مفکرین و مصلحین کی تائید و حمایت حاصل ہے۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ امتناعِ مسکرات کی تحریک نے عمومی حیثیت اختیار کر لی ہے۔

موجودہ صدی میں وضع ہونے والے بعض قوانین میں اس تحریک کا اثر دیکھا جا سکتا ہے۔ ممالک متحدہ امریکہ نے کئی سال ہوئے شراب کی مطلق تحریم کا قانون نافذ کیا ہے۔ ہندوستان نے بھی دو سال ہوئے اسی کے مماثل قانون منظور کیا ہے۔ اکثر حکومتیں ایسی ہیں جنہوں نے اسے جزوی طور پر قبول کیا ہے۔ ان میں دن کے مقررہ اوقات میں پبلک مقامات پر شراب کا لے جانا یا پینا خلاف قانون ہے۔ ایک خاص عمر سے کم عمر کے لوگوں کو بھی شراب کا پیش کرنا یا فروخت کرنا ان میں جرم ہے۔

بہرحال آج دنیا علمی طور پر شراب کے مضرات اور سوسائٹی میں اس سے پیدا ہونے والے نقصانات واضح ہونے کے بعد اس کی تحریم کے نظریہ کو قبول کر رہی ہے۔ امتناعِ مسکرات کی